بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۳۵

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۲ | ۶ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش | ۹ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ | ۶ جنوری ۱۹۴۴ء | نمبر ۵

مدینۃ المسیح

لاہور ۴ ماہ صلح - ۱۰ بجے شب کے قریب بذریعہ ٹیلیفون یہ اطلاع موصول ہوئی کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو خفیف نزلہ کی شکایت ہے - احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں —— سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی حالت کل کی نسبت آج اچھی ہے - الحمدللہ احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے بھی دعا کریں —— سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ معہ صاحبزادیان بخیریت پہنچ گئی ہیں۔ حکیم میاں عبدالرحیم احمد صاحب آج سندھ روانہ ہو گئے ہیں -

قادیان ۴ ماہ صلح - حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ابھی سر درد - نزلہ - کھانسی اور بخار کی تکلیف ہے - اور اس میں کوئی افاقہ نہیں - احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں -

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کو گو پہلے سے افاقہ ہے لیکن ابھی پوری طرح صحت نہیں - احباب کامل صحت کیلئے

خاتم النبیین کا مفہوم - دیگر آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں

(۲)

۲۶ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں جناب مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی - اس کی دوسری قسط درج ذیل کی جاتی ہے :-

شانِ محمدؐ کا دوسرا رنگ

اس حقیقت کو آشکارا کرنے کے بعد کہ لفظ محمد اپنی ذات میں وہ مفہوم رکھتا ہے - جو احمد کا متقاضی ہے - اب میں آپ حضرات کی توجہ اس کے دوسرے مفہوم کی طرف پھیرنا چاہتا ہوں - اور وہ اس طرح کہ جب کوئی شخص کسی کی تعریف کرتا ہے - تو اس کی کسی نہ کسی ایسی خوبی کو مدنظر رکھ کر کرتا ہے - جس سے وہ مستفیض ہو رہا ہو - ورنہ بغیر کسی خوبی اور بغیر اس سے کسی نہ کسی رنگ میں مستفیض ہونے کے حمد کیسی -

پس جب کسی ہستی کو محمد کہیں گے - یعنی حد درجہ کی تعریف کیا گیا - تو یہ اسی صورت میں درست ہوگا - جب اس میں حد درجہ کی خوبیاں بھی پائی جائیں - جو اس کو حقیقی معنوں میں محمد کہلانے کا مستحق قرار دیں - اور اس بات کا ثبوت کہ کسی ہستی میں حد درجہ کی خوبیاں پائی جاتی ہیں - بجز کسی احمد یعنی حد درجہ کی حمد کرنے والے کے مل نہیں سکتا اور حد درجہ کی تعریف کسی ہستی کی کوئی اسی وقت کر سکتا ہے - جب اسے اعلیٰ درجہ کا فیض حاصل ہو -

پس اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد کہہ کر اس طرف اشارہ فرما دیا - کہ آپ محمد ہیں - یعنی جامع کمالات انبیاء ہیں - اور تم ان سے ہر قسم کی برکات اور فیوض حاصل کر سکتے ہو - جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"بات یہ ہے - کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں - کیونکہ وہ وجود پاک جامع کمالات متفرقہ ہے - پس وہ موسیٰ بھی ہے اور عیسیٰ بھی اور آدم بھی اور ابراہیم بھی اور یوسف بھی اور یعقوب بھی - اسی کی طرف اللہ جل شانہ اشارہ فرماتا ہے فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ یعنے اے رسول اللہ تو ان تمام ہدایاتِ متفرقہ کو اپنے وجود میں جمع کر لے - جو ہر ایک نبی خاص طور پر اپنے ساتھ رکھتا تھا - پس اس سے ثابت ہے - کہ تمام انبیاء کی شانیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں شامل تھیں - اور درحقیقت محمد کا نام صلی اللہ علیہ وسلم اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے - کیونکہ محمد کے یہ معنے ہیں - کہ بغایت تعریف کیا گیا - اور غایت درجہ کی تعریف تبھی متصور ہو سکتی ہے - کہ جب انبیاء کے تمام کمالات متفرقہ اور صفات خاصہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں جمع ہوں -"

خاتم

لفظ محمدؐ کے متعلق مختصراً گزارش کرنے کے بعد اب میں لفظ خاتم کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں - اس میں کسی کو کلام ہے - کہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہی ایک ایسی ہستی ہے - جس کو خدا نے خاتم کہا - اور کوئی شخص اس نام کو حاصل نہ کر سکا - میں آپ کو یقین دلاتا ہوں - کہ آپ کو خاتم یعنی مہر بھی اسی مفہوم کو واضح کرنے کے لئے کہا گیا - کہ آپ جامع ہیں تمام انبیاء کے کمالات کے - اور ان کمالات کو منتقل کرنے والے ہیں اپنے متبعین میں - اور میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں - کہ محمد کے بعد اگر کوئی لفظ ان دونوں مفہوموں کو پورے طور پر واضح کر سکتا ہے - تو وہ لفظ خاتم ہی ہے

مہر کی غرض

یہ بات نہایت ادنےٰ تدبر سے سمجھی جا سکتی ہے کہ (الف) مہر نام ہے ایک ایسی چیز کا جو بعض علامات اور نشانات پر حاوی ہو - وہ علامات خواہ بشکل حروف ہوں - خواہ بشکل بیل بوٹے وغیرہ - جس وقت کوئی شخص مہر بنواتا ہے - یا خود بناتا ہے - اس وقت اس کے ذہن میں یہ مفہوم ہوتا ہے - کہ اس کے ذریعہ کسی چیز پر نشان پیدا کرے گا - (ب) بزرگو - دنیا کی ہر چیز کی کوئی نہ کوئی غرض ہوتی ہے - اگر آپ تھوڑا سا غور کریں گے - تو آپ کو معلوم ہوگا - کہ مہر کی غرض سوائے اس کے اور کوئی نہیں ہوتی - کہ اس کے ذریعہ کاغذ چمڑے - کپڑے - یا کسی اور چیز پر نشان پیدا کیا جائے - اس کے بغیر مہر بنوانے کا کوئی مقصد ہی نہیں ہوتا

بعض لوگ اس بحث میں پڑ جاتے ہیں کہ مہر شروع میں لگتی ہے کہ آخر میں وہ تصدیق کے لئے لگائی جاتی ہے - یا تکذیب کے لئے - مگر میں کہتا ہوں یہ بحث تو مہر لگنے کے بعد پیدا ہو گی - پہلے یہ تو سوچیں کہ مہر بنائی کیوں جاتی ہے - اسی لئے کہ اس کے ذریعے کسی چیز پر نشان پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے - پس پہلے مہر کو کسی جگہ لگنے تو دو - اس کو کسی چیز پر نشان پیدا کرنے تو دو - باقی بحثوں کی نوبت تو نشان پیدا کر چکنے کے بعد آئے گی -

(ج) جیسے بزرگو آپ جانتے ہیں کہ جب مہر کسی چیز پر لگائی جائے گی تو اس سے وہی نشان پیدا ہوں گے جو مہر کے اندر ہوں گے - یہ نہیں ہوگا کہ جو نشان مہر کے اندر کندہ ہوں - ان کے سوائے کوئی اور نشان وہ پیدا کرے -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مہر قرار دینے کا مطلب

آیئے اب مہر کے ان مفہوموں کو مدنظر رکھ کر دیکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مہر کہہ کر کس طرح مہر کا مذکورہ بالا مفہوم پیدا ہوتا ہے - مہر کا مذکورہ بالا مفہوم سمجھنے کے بعد اب یہ سمجھنا کوئی مشکل امر نہ رہ گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی وجہ سے مہر کہا گیا ہے کہ آپ ایسی چیز کے نشان ہیں - جو اسی لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ آپ اپنے متبعین میں وہی نشان پیدا کریں -

بیعت ایک معیار ہے

—— از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

بیعت سے یہ اظہر ہے
کس میں اعلیٰ جوہر ہے
جو بندھ گیا سو موتی ہے
جو رہ گیا سو پتھر ہے

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر - غلام نبی -

النبیین

میرے دوستو۔ ہر شخص جو کوئی مہر بناتا ہے۔ وہی جانتا ہے۔ کہ مہر میں وہ کیا نشان کندہ کرنا چاہتا ہے۔ خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مہر ہی نہیں کہا بلکہ ساتھ ہی بتا دیا۔ کہ آپ میں النبیین کے نشان ہیں۔ یعنی آپ کا وجود جو بمنزلہ مہر ہے۔ اس میں کل انبیاءؑ کے انوار و برکات جمع ہیں۔ اور آپ نے ان کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اس لحاظ سے یہ تسلیم کرنا پڑا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا جامع ہیں تمام کمالات انبیاء کے۔ جس طرح مہر اپنے اندر کندہ حروف کا احاطہ کئے ہوئے ہوتی ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تمام انبیاء علیہم السلام کے کمالات پر احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ پھر جس طرح مہر اس لئے بنائی جاتی ہے۔ کہ اس سے دوسری چیز پر نشان پیدا کئے جائیں۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اس لئے مہر کہا گیا ہے۔ کہ آپ کے ذریعہ آپ کی امت پر نشان پیدا کئے جائینگے اور جس طرح مہر وہی نشان دوسری چیز پر پیدا کرتی ہے۔ جو اس کے اندر ہوں۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہی نشان پیدا کریں گے۔ جو آپ کے اندر ہیں۔ اور چونکہ آپ کے وجود اطہر میں تمام انبیاء کے کمالات ہیں۔ اس لئے آپ اپنی امت میں بھی تمام انبیاءؑ کے کمالات منتقل کریں گے۔ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مہر کہہ کر صاف طور پر بتا دیا۔ کہ اے لوگو اب تم کو علیحدہ طور پر موسےٰؑ اور عیسےٰؑ اور دیگر انبیاءؑ کی الگ الگ طور پر اطاعت کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ سب کمالات جو دیگر انبیاءؑ کو دئیے گئے تھے۔ سارے کے سارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں موجود ہیں۔ اب اگر تم موسےٰ بننا چاہتے ہو تو آؤ ہمارے پیارے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں موسویت بھی ہے۔ اگر ابراہیمی صفات سے متصف ہونا چاہتے ہو۔ تو آؤ ہمارے پیارے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ابراہیمی نشان بھی کندہ ہیں۔ اسی طرح اے ہندو اور دیگر انبیاء کو ماننے والو۔ آؤ اپنے آپ کو ہمارے پیارے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اتباع میں لے آؤ۔ یہ تم میں تمہارے انبیاء کے کمالات پیدا کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ خاتم الانبیاء ہے۔ یعنی جامع ہے تمام کمالات انبیاء کا۔ اور منتقل کرنیوالا ہے ان کمالات کا اپنی امت میں۔ پس یہ بالکل سچ اور واقعات پر مبنی امر ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامل متبع علی الاعلان کہہ سکتا ہے۔

میں کبھی آدم کبھی موسےٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

پس ہمارے پیارے خاتم النبیین تو ہم کو سب وہ کمالات دینے کے لئے دنیا میں بھیجے گئے۔ مگر چاہیئے اطاعت کرنیوالا اور ان انعامات کا طلب کرنے والا

خاتم النبیین کا یہ مفہوم کس قدر شاندار، اور کس قدر قلوب میں خوشی اور راحت کی لہر پیدا کرنے والا ہے۔ اس مفہوم کے ماتحت اب نہ تو کسی محض موسےٰ کی اطاعت مفید رہی۔ اور نہ عیسےٰؑ کی۔ پھر وہ آئیں گے کیوں۔ اور نہ اب کوئی ایسا نبی آسکتا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر سے پیدا نہ ہوا ہو۔ کیونکہ اب کوئی فیض اور کوئی روحانی مقام خواہ وہ کتنا ادنےٰ سے ادنےٰ ہو۔ اور خواہ کتنا بڑے سے بڑا ہو۔ ہرگز کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر نہ رکھے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اسکے ذریعہ سے نہیں پاتا۔ وہ محروم ازلی ہے۔“ (حقیقۃ الوحی صـ۱۱۶)

مولوی محمد علی صاحب اور خاتم النبیین

کیا ہی پاک صحبت کا رنگ چڑھا ہوا تھا۔ اور کیا ہی نیک ارادوں والے اور صلاحیت کے وہ دن تھے۔ جبکہ مولوی محمد علی صاحب نے بھی دنیا کو خاتم النبیین کا یہی مفہوم بتلایا تھا۔ چنانچہ لکھا تھا کہ ”یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا ہو یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا۔ جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ سے مل سکتی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا تعالےٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیئے۔ مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ گویا اسی وجود اطہر اور مقدس کے عکس ہیں۔“ (ریویو جلد ۵ صـ۱۸۶)

مولوی محمد علی صاحب کا یہ مبنی برحق اعلان اسی بزرگ و برگزیدہ ہستی کے خیالات کا آئینہ تھا۔ جس نے خاتم النبیین کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں دی گئی۔“ (حقیقۃ الوحی صـ۹۷)

سراج کی تشریح

اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام محمد رکھ کر اور پھر آپکو خاتم النبیین کہہ کر جہاں کفار عرب کے اعتراض کا کافی و وافی جواب دیا۔ وہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان فیاضی اور تاثیر قدسی کا بھی ثبوت دے دیا۔ اور پھر اسی مفہوم کو اور زیادہ نمایاں اور واضح کرنے کے لئے فرمایا یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھداً ومبشراً ونذیراً وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجاً منیرا۔ اس آیت کریمہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو علاوہ دیگر اوصاف کے سراجاً منیرا فرمایا گیا ہے اور یہ بھی محمد اور خاتم کی طرح ایک ایسا نام ہے جو اور کسی نبی کو نہیں دیا گیا۔ اس سے بھی ہر ایک عقلمند اور سلیم الفطرت کی توجہ کو اس امر کی طرف پھیرنا مقصود تھا۔ کہ خاتم النبیین کا وہی مفہوم لیا جائے۔ جو سراج منیر سے نکلتا ہے۔ اور یہ امر نہایت آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ سراج یعنی چراغ میں ایک ایسا وصف ہے۔ جو سورج میں بھی نہیں۔ یعنی چراغ میں یہ وصف ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ خود روشن ہو کر بے نور گھروں کو بقعۂ نور بناتا ہے۔ اور دوسری طرف وہ بزبان حال یہ اعلان کر رہا ہوتا ہے۔ کہ اے وے لوگو جن کے گھر بے چراغ ہیں میرے پاس آؤ۔ کہ میں تم کو بھی اپنا نور دے کر اپنی طرح نورانی کر دوں۔ سبحان اللہ کیا عجیب منظر ہے۔ اور خاتم النبیین کے مفہوم کو کس احسن پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اگر کل دنیا کے چراغ گل ہو چکے ہوں۔ صرف ایک گھر میں روشن چراغ موجود ہو۔ تو ہر اندھیرے گھر والا اپنا بجھا ہوا دیا لا کر اور اس کا سر روشن چراغ کے سامنے جھکا کر اس سے وہی نور اور آگ اپنے اندر لے سکتا ہے۔ جو اس روشن چراغ میں موجود ہے۔ اور اس عطا سے روشن چراغ کی اپنی روشنی میں کچھ بھی فرق نہیں آئیگا خواہ اس سے ہزاروں چراغ روشن کرلئے جائیں۔ مگر تبھی کوئی اپنے گل شدہ چراغ کو روشن چراغ سے روشن کر سکیگا۔ جبکہ اسکے اپنے چراغ میں تیل اور بتی موجود ہو یعنی نور حاصل کرنے کی قابلیت ہو۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جنہوں نے اس روشن چراغ سے نور حاصل کیا فرماتے ہیں۔

”قرآن شریف میں آپکا نام داعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیرا آیا ہے۔ دیکھو کبھی اندھیرے مکان میں جہاں سو پچاس آدمی ہوں اگر ان میں ایک کے پاس چراغ روشن ہو۔ تو سب کو اسی طرف رغبت ہوگی۔ اور چراغ ظلمت کو پاش پاش کر کے اجالا اور نور کر دے گا۔

اس جگہ آپکا نام چراغ رکھنے میں ایک اور باریک حکمت یہ ہے۔ کہ ایک چراغ سے ہزاروں لاکھوں چراغ روشن ہو سکتے ہیں۔ اور اس میں کوئی نقص بھی نہیں آتا۔ چاند سورج میں یہ بات نہیں۔ اس سے مطلب یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اطاعت سے ہزاروں لاکھوں انسان اس مرتبہ پر پہنچیں گے۔ اور آپکا فیض خاص نہیں بلکہ عام اور جاری ہے۔

غرض یہ سنت اللہ ہے۔ کہ ظلمت کی انتہاء کے وقت اللہ تعالےٰ اپنی بعض صفات کی وجہ سے کسی انسان کو اپنی طرف سے علم اور معرفت دیکر بھیجتا ہے اور اسکی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ مگر وہ انہی کو جذب کرتے ہیں۔ اور انہی پر ان کی تاثیرات اثر کرتی ہیں۔ جو اس انتخاب کے لائق ہوتے ہیں۔“ (الحکم جلد ۱۱)

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم محمد ہیں اور خاتم اور پھر سراجاً منیرا یعنی روشن چراغ ہیں۔ اور ہر آن اپنا نور دوسروں [illegible]

عرب کے ایک علاقہ میں تبلیغ اسلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام الامراض تشاع والنفوس تضاع۔ آجکل ان علاقوں میں بھی پورا ہو رہا ہے یعنی عدن سے ۷۰ میل دور چیچک۔ ہیضہ اور ملیریا اس سال اس کثرت سے نمودار ہؤا۔ کہ اس کی نظیر گذشتہ سو دو سو برس میں نہیں ملتی۔ یہاں کے لوگوں کا بیان ہے۔ کہ ان کے آباؤ اجداد نے بھی ایسی ہلاکت نہ کبھی دیکھی۔ نہ سنی۔ یمن کے مختلف علاقوں اور دارالحکومت کے گرداگرد وبا نے ایسا زور پکڑا۔ کہ روزانہ دو سو سے زیادہ جنازے نکلتے رہے حکومت عدن نے مجھے عدن سے سو دو سو میل دور کے علاقوں میں بھیجا۔ تا بیماروں کا علاج کیا جائے۔ خدا کے فضل سے یہ دورہ کامیاب رہا۔ تبلیغی کام بھی کیا گیا۔ ذیل کے مقامات دیکھے۔ شقرہ وہاں کے سلطان کو پیغام احمدیت پہونچایا بعد مجلس کافی دیر تک تبادلۂ خیالات کیا۔ اس نے دریافت کیا۔ کہ کیا مہدی ظاہر ہو گیا ہے۔ اور کیا حضرت عیسےٰ اسرائیلی واقعی فوت ہو گیا ہے۔ میں نے عربی میں مفصل مدلل جواب دیا۔ علماء مشائخ۔ حاضرین سنتے رہے۔

دوسرا مقام جبلۃ الفرجی۔ جبلۃ الوزانہ مقلیلۃ گاؤں اور دیگر مضافات میں جا کر تقریباً ایک ہزار بیماروں کا علاج کیا۔ ان میں سے اکثر کہتے نشکرک جزاکم اللہ خیرا۔ بہت لوگوں کی زبان پر یہی تھا۔ طبیب ہندی۔ طبیب مسلم۔ یا من اصحاب المہدی یعنی من الجماعۃ المہدی فی الہند۔ کیونکہ ان کو ہفتہ دو ہفتہ سے برابر تبلیغ ہوتی رہی تھی۔ کہ امام مہدی کے زمانہ کی یہ نشانیاں ہیں کہ دنیا میں موتا موتی لگ رہی ہے۔ لوگ حق کو قبول کریں۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ جو خدا نے اسلام کو زندہ کرنے کے لئے قائم کیا ہے۔ اس سے منسلک ہو جائیں۔

نومبر میں ایک دوسرے علاقہ میں جانا پڑا۔ سرکاری طور پر مجھے حکم ہؤا کہ صنائع جو یہاں سے ۷۰ میل دور ہے۔ وہاں ہیضہ اور ملیریا کی وبا پھیلی ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ تقریباً سارے کے سارے عدن برٹش پروٹیکٹ ریٹ میں اس قدر وبا ہے۔ کہ بڑے بڑے رئیسوں اور عامۃ الناس نے میرے روبرو اظہار کیا ہے۔ کہ واقعی یہ وبائیں ایک اہم تغیر کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔ اور یہ کہ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا کے مطابق یقیناً کوئی مامور خدا کی طرف سے مبعوث ہو چکا ہے۔ بلکہ کہا کہ مہدی ظاہر ہو چکا ہے۔ بعض نے کہا مہدی عنقریب ظاہر ہوگا۔ میں نے تقریباً پندرہ بستیوں میں جو دو ہزار آدمیوں پر مشتمل ہے اعلان کر دیا ہے۔ اور کھول کھول کر سمجھا دیا ہے۔ کہ مسیح موعود اور مہدی المنتظر ظاہر ہو چکا ہے۔ قادیان پنجاب الہند میں اکثر عرب نہایت دلچسپی سے میرے لیکچروں اور محاضرات کو سنتے رہے۔ سوال و جواب اکثر ہوتے۔ درد اور محبت کے ساتھ ان کو بار بار اور دن رات دعوت حق دی گئی۔ اور استخارہ اور دعا کی طرف توجہ دلائی گئی۔ قصبوں میں چند آدمی بیعت کے لئے تیار ہیں۔

استاذ مصری جو گورنمنٹ سکول میں ہیں۔ محمد اسمٰعیل معافی اور عبدالرحیم خضر۔ اور استاذ غالب اور شیخ کامل سب کو تبلیغی لٹریچر دیا گیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھا اثر ہو رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے درخواست دعا ہے۔ کہ عربوں کی ہدایت کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ بہت جلد اللہ تعالےٰ ان کے سینے کھول دے۔ اور ہمیں ان کے احسان کا بدلہ دینے کی توفیق دے کیونکہ ان کے آباؤ اجداد نے ہم پر یہ احسان کیا۔ کہ اسلام کو دور دراز ہندوستان وغیرہ ممالک میں پھیلایا۔ فہل جزاء الاحسان الا الاحسان۔

خاکسار۔ ڈاکٹر نذیر احمد از عدن عرب

اچھے کھانے اور عمدہ ملبوسات خلاف تقویٰ نہیں

عام طور پر مسلمانوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ بزرگان اسلام نے اچھے کھانوں اور بہترین ملبوسات کو تقوےٰ کے منافی سمجھا۔ اور ہمیشہ فقر و فاقہ کی زندگی بسر کی دنیا کے اموال وغیرہ کو خدا کے قرب کے حصول کے لئے سم قاتل خیال کیا۔ خصوصاً اہلبیت نبوی کے فقر و فاقہ کے افسانے زبان زد ہیں۔ کہ گھر میں کوئی چیز نہ تھی۔ حسنین بھوک کے مارے بے تاب ہو جاتے تھے۔ حضرت سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا پر بھوک کے سبب سے غشی کے دورے پڑتے تھے۔ ان کا لباس نہایت دریدگی کی حالت میں ہوتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ ایک وقت گھر میں کھانے کے لئے کچھ موجود نہ ہونا اس امر کی شہادت نہیں۔ کہ ان کی ساری زندگی مصائب و آلام سے پُر تھی۔ اور وہ لوگوں کے دست نگر اور محتاج تھے بیشک ابتدائے اسلام میں تنگی کے دن آئے۔ لیکن جب اللہ تعالےٰ نے اسلام کو کثرت سے فتوحات نصیب کیں۔ اور کثرت سے اموال تقسیم کئے گئے تو اکثر مسلمان مالا مال ہو گئے۔

تنگی اور عسرت کے واقعات کو زندگی کا جزو سمجھنا۔ اور اس کو اولیاء کی سنت قرار دینا نہایت شدید غلطی ہے۔ مولوی شاہ معین الدین احمد صاحب رفیق دار المصنفین حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی سیرت پر اپنی کتاب سیر الصحابہ میں لکھتے ہیں۔

"ایک مرتبہ ایک فزاری اور ایک اسدی عورت کو رجعی طلاق دی۔ اور استحباناً دونو کے پاس دس دس ہزار نقد اور ایک ایک مشکیزہ شہد بھیجا۔ اور غلام کو ہدائت کر دی۔ کہ اس کے جواب میں جو کچھ کہیں اسکو یاد رکھنا۔ فزاری عورت کو جب یہ عطیہ ملا۔ تو اس نے شکریہ کے ساتھ قبول کی۔ اور بارک اللہ فیہ وجزاہ خیرا کہا۔ لیکن جب اسدی عورت کو ملا۔ تو وہ یہ تحفہ دیکھ کر بچھڑنے والے خاوند کی یاد سے تڑپ اٹھی۔ اور بے اختیار یہ حسرت بھرا فقرہ منہ زبان سے نکل گیا ؎

متاع قلیل من حبیب مفارق

غلام نے آکر یہ واقعہ بیان کیا۔ تو آپ نے اس اسدی عورت سے رجعت کر لی۔ اسی صفحہ پر ذریعہ معاش کے عنوان سے مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

"حضرت حسن نے ساری عمر نہایت فراغت بلکہ عیش کے ساتھ زندگی بسر کی۔ حضرت عمرؓ نے جب صحابہ کرام کے وظائف مقرر فرمائے۔ اور حضرت علی کا پانچ ہزار ماہوار مقرر کیا۔ تو آپ کے ساتھ امام حسن کا بھی جو اگرچہ اس زمرہ میں نہ آتے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قرابت کے لحاظ سے پانچ ہزار ماہوار مقرر کیا۔ جو انہیں برابر ملتا رہا۔ حضرت عثمان کے زمانہ میں بھی یہ وظائف برابر جاری رہے۔ حضرت عثمان کے بعد حضرت علی خود ہی خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپ کی وفات کے بعد امیر معاویہ کے حق میں دستبرداری کے وقت اہواز کا پورا اخراج اپنے لئے مخصوص کرا لیا تھا۔ اس لئے شروع سے آخر تک آپ نے نہایت امیرانہ زندگی بسر فرمائی۔ (ص۱۸۱ سیرۃ الصحابہ جلد ششم)

"حضرت حسین مالی حیثیت سے ہمیشہ فارغ البال رہے۔ اور بہت عیش و آرام کے ساتھ زندگی بسر کی۔ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ میں پانچ ہزار ماہانہ مقرر کیا تھا۔ جو حضرت عثمان کے زمانہ تک برابر ملتا رہا۔ اس کے بعد حضرت حسن نے خلافت سے دستبرداری کے وقت امیر معاویہ سے ان کے لئے دو لاکھ سالانہ مقرر کرا دیئے تھے۔ غرض اس حیثیت سے آپ کی زندگی مطمئن تھی۔" (سیرۃ الصحابہ جلد ششم ص۲۴۴)

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ و حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے۔

ابن زبیر نے دولت و تمول کے گہوارہ میں پرورش پائی تھی۔ زندگی کے آخری لمحے تک نہایت عیش و تنعم کی زندگی بسر کرتے تھے

آپ کے والد حضرت زبیر دولت مند ترین صحابہ میں سے تھے۔ ان کا تجارتی کاروبار بڑے وسیع پیمانے پر تھا۔ فتوحات میں متعدد جاگیریں ملی تھیں۔ مختلف شہروں میں مکان تھے۔ خاص مدینہ میں جائداد اور گیارہ مکان تھے۔ ان کے علاوہ مصر میں دو اور کوفہ میں ایک مکان تھا خیبر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک وسیع شاداب قطعہ زمین مرحمت فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر و عمر نے اپنے زمانہ مقام جرف اور مقام عتیق میں جاگیر اور زمین دی تھی۔ غرض حضرت زبیر بہت جاگیروں اور مکانات کے مالک تھے۔ تجارت اس کے علاوہ تھی۔ اس لئے وہ اپنے عصر کے دولت مند ترین شخص تھے۔ ان کی دولت کا اندازہ پانچ کروڑ دو لاکھ کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک تہائی کی وصیت حضرت عبداللہ کے لئے کر گئے تھے۔ حضرت عبداللہ نے باپ کی وفات کے بعد ان کی وصیت کے مطابق سب سے پہلے ان کا ۲۲ لاکھ قرض ادا کیا اس کے بعد بھر ترکہ تقسیم کیا۔ یہ قرض صرف مدینہ کی جھاڑی بیچ کر ادا کیا تھا۔ اس کے بعد اتنی دولت بچ رہی۔ کہ اس کی چار بیویوں کو آٹھویں حصہ کے حساب سے بارہ بارہ لاکھ حصہ ملا۔ اور وصیت کے مطابق اس کی دولت کا تہائی ابن زبیر کے حصہ آیا۔ اس سے ان کی دولت مندی کا پورا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ وہ جائیداد تھی۔ جو اُن کو ترکہ میں ملی تھی۔ جب انہوں نے بنی امیہ کے مقابلے میں خلافت کا دعوے کیا۔ قریب قریب پورا ملک اُن کے زیر اقتدار ہو گیا تھا۔ اس وقت انکی حیثیت ایک خلیفہ کی ہو گئی تھی۔ اور ملک کی تمام آمدنی ان کے قبضہ میں تھی۔ (سیر صحابہ جلد ۶ صفحہ ۲۰ - بحوالہ بخاری کتاب الجہاد باب برکۃ الغازی فی مالہ)۔ سید عنایت حسین شاہ فتحپوری ضلع لکھنؤ

آرٹ اِن انڈسٹری اگزیبشن ۱۹۴۴ء

آرٹ اِن انڈسٹری اگزیبشن ۱۹۴۴ء کا افتتاح ۱۱ر جنوری کو ۵ بجے شام گورنمنٹ سکول آف آرٹس کلکتہ میں ہز ایکسیلینسی مسٹر ٹامس اور فورڈ۔ گورنر بنگال کریں گے۔ یہ نمائش ۲۳ر جنوری تک روزانہ ساڑھے چار بجے شام سے سات بجے شام تک کھلی رہیگی۔ سوائے ۲۲-۲۳ر جنوری کے جن دنوں کہ یہ تمام دن کھلی رہے گی۔ نمائش کیلئے کل تین ہزار اشیاء آئی ہیں جن میں سے چھ سو دکھائی جا رہی ہیں۔ اور انعامات کے متعلق فیصلے کئے جا رہے ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں
جلسہ سالانہ کے موقع پر
ہندوستان کے مختلف علاقوں سے اظہار اخلاص کے تار

ذیل میں اُن تاروں کی دوسری قسط درج کی جاتی ہے۔ جو جلسہ سالانہ کے ایام میں ہندوستان کے مختلف علاقوں سے احباب جماعت نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کیں حضور نے یہ تاریں اجتماع جلسہ میں سُنا دیں۔ اور دعاؤں میں ان احباب کو بھی شامل فرمایا۔ احباب جماعت بھی اُن کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳۵) بنی سرروڈ ۲۵ر دسمبر۔ جلسہ سالانہ میں شریک ہونے سے ہم معذور ہیں۔ براہ نوازش ہمارے لئے دعا فرمائی جائے۔ عبدالغنی جان محمد شاہ

(۳۶) امیر پور خاص ۲۷ر دسمبر۔ جلسہ میں شریک ہونے والے سب بھائیوں کی خدمت میں السلام علیکم عرض ہے اور درخواستِ دعا۔ شریف احمد

(۳۷) ڈگری ۲۸ر دسمبر۔ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق بخشے۔ محمد انور

(۳۸) ڈگری ۲۸ر دسمبر۔ ہماری بہبودی کیلئے دعا فرمائی جائے۔ محمد حسین

(۳۹) ڈگری ۲۸ر دسمبر۔ عبداللہ بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا فرمائی۔ عبداللہ چک ۱۵۱

(۴۰) شول ہوپ ۲۸ر دسمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور جلسہ میں شریک ہونے والے سب بھائیوں کی خدمت میں السلام علیکم عرض ہے۔ نیز سالانہ جلسہ کے متعلق مبارکباد اور عاجزانہ درخواست دعا پیش کی جاتی ہے۔ محمد بشیر سیالکوٹی

(۴۱) شیموگہ ۲۸ر دسمبر۔ السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ میرے لئے دعا کی جائے۔ عبدالرزاق

(۴۲) کورومورتی ۲۷ر دسمبر۔ میری صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ محمد اعظم چنتا کنتا

(۴۳) لنڈی کوتل ۲۷ر دسمبر۔ بعض اہم امور میں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز دینی و دنیوی ترقی کیلئے دعا فرمائی جائے۔ مرزا داؤد احمد

(۴۴) پشاور ۲۷ر دسمبر۔ حضور کی نوازش اور جلسہ سالانہ کی برکات حاصل ہونے کا متمنی ہوں۔ براہ کرم اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھا جائے۔ شمس الدین

(۴۵) زیدہ ۲۸ر دسمبر۔ جلسہ سالانہ کی مبارکباد عرض ہے۔ نیز اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لئے درخواست دعا ہے۔ عبدالحمید

(۴۶) ڈیرہ اسمٰعیلخان ۲۸ر دسمبر۔ دعا کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔ محمد شفیع

(۴۷) سرینگر ۲۷ر دسمبر۔ حضور کی خدمت میں جلسہ سالانہ کے متعلق مبارکباد عرض ہے۔ اور تمام حاضرین سے درخواست ہے۔ کہ کشمیر کے احمدیوں کی بہبودی اور ترقی کے لئے دعا کریں۔ گلکار امیر جماعت ہائے احمدیہ۔ کشمیر

(۴۸) شملہ ۲۷ر دسمبر۔ عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔ خورشید بیگ

(۴۹) لاہور ۲۸ر دسمبر۔ میاں محمد صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ جو بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ نیز میری کامیابی کیلئے۔ جلال الدین قمر

(۵۰) لاہور ۲۷ر دسمبر۔ حاجی محمد موسیٰ صاحب سخت علیل ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ محمود احمد

(۵۱) لاہور ۲۷ر دسمبر۔ افسوس جلسہ سالانہ میں شامل ہونے سے معذور ہوں۔ درخواستِ دعا ہے مسز نیاز آئی۔ سی۔ ایس

(۵۲) لاہور ۲۸ر دسمبر۔ جلسہ پر نہیں آسکا۔ درخواستِ دعا ہے۔ اللہ دتا

(۵۳) جالندھر ۲۷ر دسمبر۔ تہ دل سے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مبارکباد عرض ہے۔ کیپٹن سجان سنگھ

(۵۴) بیجاوٹنی ۲۷ر دسمبر۔ ضروری معاملات کی وجہ سے جلسہ سالانہ میں شریک نہیں ہو سکا براہ مہربانی مبارک اجتماع کی دعاؤں میں شامل فرمایا جائے۔ محمد مالک

(۵۵) فیروز پور ۲۷ر دسمبر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اور درخواست دعا ہے۔ محمد یٰسین۔ احمد علی۔ احمد شاہ۔ عبدالغفور۔ عبدالوہاب بشیر احمد۔

(۵۶) چترا پور ۲۷ر دسمبر۔ حضور کی کامل اور جلد صحت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ سب حاضرین کی خدمت میں السلام علیکم عرض ہے۔ ہم کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ محمود الحسن کلکٹر چترا پور

(۵۷) سرینگر ۲۷ر دسمبر۔ السلام علیکم اور جلسہ کی مبارکباد کے بعد عرض ہے۔ کہ غریب اور کس مپرس کشمیری مسلمان حضور سے ریاست میں اپنی مذہبی شکایات اور دیگر بے انصافیوں کے دور ہونے کے لئے امداد کی درخواست کرتے ہیں۔ نیز خواہش کرتے ہیں کہ آل جموں و کشمیر مسلم ویلفیر ایسوسی ایشن کے اتحاد کے لئے دعا فرمائیں۔ غلام نبی گلکار جنرل سکرٹری آل جموں کشمیر مسلم ویلفیر ایسوسی ایشن سرینگر

(۵۸) کپورتھلہ ۲۷ر دسمبر۔ میرے خاوند کی خیر و عافیت اور عہدہ میں ترقی کیلئے دعا فرمائی جائے۔ زبیدہ

(۵۹) جموں ۲۸ر دسمبر۔ لڑکی کی شدید بیماری کی وجہ سے جلسہ سالانہ میں حاضر نہیں ہو سکا۔ درخواست دعا ہے۔ عبدالحکیم

(۶۰) شرقپور ۲۸ر دسمبر۔ باوجود انتہائی کوشش کے رخصت نہیں مل سکی۔ سب حاضرین جلسہ کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ عرض ہے اور دعا کی درخواست ہے۔ محمد عبدالمجید حبشی ارسان بھی یہی درخواست کرتا ہے۔ محمد بشیر سب پوسٹ ماسٹر

(۶۱) ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲۸ر دسمبر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میرے بیمار بچوں کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔

(۶۲) مغلپورہ ۲۸ر دسمبر۔ جلسہ پر حاضر نہیں ہو سکا۔ دعا کے لئے درخواست ہے۔ فقیر اللہ (گنج)

(۶۳) ملتان ۲۸ر دسمبر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ درخواست دعا ہے۔ عبدالکریم

(۶۴) سرگودھا ۲۸ر دسمبر۔ حضور اور جلسہ پر آنیوالے تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں السلام علیکم عرض ہے۔ براہ کرم ان مبارک ایام کی دعاؤں میں مجھے بھی یاد رکھا جائے۔ محمد سعید و اہلیہ محمد سعید

(۶۵) بنگہ ۲۸ر دسمبر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اور درخواست دعا عطا محمد عبدالرحمٰن

(۶۶) بٹالہ ۲۸ر دسمبر۔ جلسہ میں شامل ہونے والے بھائیوں کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ و دعا کی درخواست ہے۔ روشن دین آف پنڈی چری از ہسپتال بٹالہ

درخواست ہائے دعا

حکیم محمد صدیق صاحب قادیان کے بڑے بھائی صاحب نمونیا سے سخت بیمار ہیں۔ انکی بھابی صاحبہ اور چچی صاحبہ بھی بیمار ہیں انکی صحت کیلئے۔ اور مرزا عبدالمنان صاحب راولپنڈی بعض مشکلات میں ہیں۔ انکی مخلصی کے لئے دعا کریں۔

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو مطلع کر دے۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۱۶/۷ - منکہ عظمت اللہ ولد ڈاکٹر برکت اللہ صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ۲۲ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ اس وقت میرا گزارہ میری ملازمت پر ہے اور میری ماہوار آمد ۱۲۱/- روپے ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں ماہ بماہ ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ آمد کی کمی بیشی کی صورت میں اسی نسبت سے حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی آمد بھی اسی نسبت سے دوں گا۔ اگر میرے مرنے پر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد عظمت اللہ۔ واحد منزل بیکن گنج مکان ۹۹/۱۵ کانپور یو۔پی۔

گواہ شد :- عبدالقادر احمدی موصی ۵۸۹۹

گواہ شد :- محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

گواہ شد :- محمد ابراہیم پریذیڈنٹ کانپور۔

نمبر ۱۱۷/۷ - منکہ غلام قادر ولد چوہدری نبی بخش صاحب قوم جٹ کاہلوں عمر ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۱۷ جھور ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۲۲/۱۱ ۱۳۲۲ ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے ساڑھے چار گھماؤں اراضی زرعی قسم نہری رقبہ واقعہ چک ۱۱۸ جھور خود پیدا کردہ ملکیت ہے (۲) چار گھماؤں اراضی زرعی قسم نہری رقبہ واقعہ موضع چک ۱۱۷ میرے پاس بالعوض مبلغ دو ہزار روپیہ رہن با قبضہ ہے (۳) ایک کنال قطعہ زمین واقع نئی آبادی قادیان متصل قادم حضرت میاں بشیر احمد صاحب جانب شمال بالعوض مبلغ ۵۰۰/- روپیہ خرید کردہ ہے (۴) مبلغ دس ہزار روپیہ نقد موجود ہے (۵) میرے والد صاحب بفضل تعالیٰ زندہ ہیں۔ اس لئے میرے پاس کوئی جدی جائیداد نہیں۔ میں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس جائیداد کے علاوہ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت بصورت ملازمت و پریکٹس مبلغ دو صد روپیہ ماہوار ہے۔ میں اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات پر مذکورہ صدر جائیداد کے علاوہ جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد بمد وصیت داخل خزانہ یا حوالہ صدر انجمن احمدیہ باخذ رسید کروں تو اس قدر رقم یا جائیداد حصہ وصیت میں ادا شدہ منصور ہوگا۔ لہذا یہ وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کر دی ہے کہ سند رہے۔

العبد :- ڈاکٹر غلام قادر چک ۱۱۷ جھور ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

گواہ شد :- فیض احمد انسپکٹر بیت المال۔

گواہ شد :- چوہدری بشیر احمد بی ایس سی اگریکلچر ریسرچ اسسٹنٹ سانگلہ ہل

نمبر ۱۱۸/۷ منکہ محمد یعقوب ولد مولوی محمد اسحاق قوم راجپوت کھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع کھریپڑ ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ۲۲/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :- میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری اسوقت ماہوار تنخواہ ۶۵/- روپے ہے میں تا زیست اپنی تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا ورثہ میں ملے یا تنخواہ کی زیادتی ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور کمی زیادتی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ جس کا وصیت میں پہلے ذکر نہ ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جس جائیداد کا حصہ وصیت ادا کر دیا ہو۔ وہ منہا کر کے باقی سب متروکہ حصہ وصیت میرے ورثاء ادا کر دیں گے۔ یا خدا نے چاہا تو میں خود ہی ادا کر دوں گا۔ اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہر نیکی کرنے کی توفیق دے۔ لہذا یہ وصیتنامہ لکھ دیا ہے کہ سند رہے اور وقت حاجت کام آوے۔

العبد :- لیس نائک محمد یعقوب موصی۔

گواہ شد :- محمد شفیع پٹواری نہر موصی ۴۳۵۰

گواہ شد :- محمد اسحاق والد موصی۔

اعلانات نکاح

(۱) میرے برادر محمد اسحاق صاحب ارشد کا نکاح غفور بیگم صاحبہ بنت مستری محمد حنیف صاحب ساکن قادیان بعوض ۵۰۰/- روپے حق مہر پر حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے بابرکت فرمائے

مبارک احمد انور کارکن نظارت بیت المال ۲۲/۱۲ ۱۳۴۱

(۲) ۱۰ اردسمبر ۴۳ء کو میرے برادر محمد احمد صاحب پسر حکیم محمد بخش صاحب مرحوم کا نکاح سیدہ بیگم صاحبہ دختر شیخ محمد امین صاحب سکنہ نوشہرہ کے ساتھ میاں جان محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کیمبل پور نے بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر پڑھا دعا فرمائیں یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔

(شیخ جمال احمد از کیمبل پور صدر بازار)

ضروری اطلاع

جن احباب نے الفضل کا چندہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ادا نہیں فرمایا۔ یا بذریعہ منی آرڈر ارسال نہیں کیا۔ ان کے نام حسب اعلانات سابقہ وی پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ جن احباب کو وی پی پہنچیں۔ وہ براہ کرم وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔

(مینیجر الفضل)

ایک نہایت ضروری اعلان

احباب کی آگاہی اور پبلک میں پیدا کردہ شبہات کے تدارک کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ (۱) جنرل سروس کمپنی قادیان کی سابقہ حصہ داری گو ختم ہو گئی ہے۔ مگر کمپنی بدستور اسی نام کے تحت تعمیرات۔ خرید و فروخت اراضی و مکانات بجلی و ریڈیو انجینیرنگ کا کام اپنے ماہرین کی زیر نگرانی باقاعدہ کر رہی ہے۔ (۲) کمپنی نے اپنا دفتر و سامان ملحقہ دکانوں میں تبدیل کر لیا ہے۔ اور پہلی دکانوں میں جو کام اس وقت ہو رہا ہے۔ کمپنی کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ ان کی آگاہی کے لئے اپنی نئی دکانوں کا نقشہ ساتھ دیا جاتا ہے

(۳) وائرنگ اور مرمت بجلی کا کام اس وقت قادیان میں صرف جنرل سروس کمپنی ہی کرتی ہے (۴) سیمنٹ کی ایجنسی بھی جنرل سروس کمپنی کے پاس ہے۔ نیز دیگر سامان عمارت۔ سامان بجلی پینٹ وارنش و دیگر سامان جنرل سٹور بھی ہمارے ہاں حسب سابق بارعایت مل سکتے ہیں

(۵) اس وقت جنرل سروس کمپنی کے واحد مالک صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ہیں کسی دوسرے شخص کا کمپنی مذکور کے ساتھ اب مالکانہ تعلق نہیں رہا۔ اور نہ ہی کوئی دوسرا شخص کمپنی کے نام سے فائدہ اٹھانے کا مجاز ہے۔ احباب کمپنی کی خدمات سے انشاء اللہ کلی طور پر مطمئن ہوں گے۔

مینیجر جنرل سروس کمپنی

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

الجزائر ۳ جنوری - شام اور لبنان آج سے آزاد اور خود مختار ممالک ہو گئے - فرانسیسی انتداب اٹھا لینے کا فیصلہ ۲۲ دسمبر کو دمشق میں ہوا تھا - اس فیصلہ کی رو سے اب انتدابی طاقت کے تمام اختیارات شام اور لبنان کی حکومتوں کو منتقل کئے جائیں گے - علاوہ ازیں ہر دو ممالک کو حکومت خود اختیاری اور خود قانون سازی کے اختیارات بھی حاصل ہوں گے -

لاہور ۳ جنوری - سرکاری اعلان جاری ہوا ہے کہ جنگ کی وجہ سے ضروریات زندگی غیر معمولی گرانی کے باعث حکومت پنجاب نے چھوٹے پنشن خواروں کی پنشنوں میں یکم نومبر ۱۹۴۳ء سے عارضی طور پر اضافہ منظور کیا ہے (اضافہ کی رقم ۱۰ دسمبر ۱۹۴۳ء سے واجب وصول ہوگی) یہ اضافہ ایک سال کے لئے حسب ذیل شرح پر ہوگا

۲۰ روپیہ تک پنشنوں پر ۳ روپے ماہوار
۲۰ سے ۴۰ روپیہ تک کی پنشنوں پر ۴ " "
۴۰ سے ۴۴ " " " " ۴۴ روپیہ ماہوار

کر دیا جائے گا -

نیویارک ۳ جنوری - ایک نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ یورپ پر حملہ کرنے کے لئے تیاریاں شروع ہیں - لیکن اس وقت یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ یورپ پر اتحادی حملے کے دوران میں کوئی ایسی غلطی نہ ہو جس کے اثرات نقصان دہ ہوں - یورپ پر حملہ کرنے سے پہلے اتحادی فوجوں کے انتظامات کو اچھی طرح سے دیکھ لیا جائے گا جب تک یہ یقین نہ ہو جائے گا کہ یورپ پر حملے کے لئے جس قدر فوج کی ضرورت ہے - اس کے اندازے سے بڑھ کر فوج جمع نہیں ہو گئی حملہ نہیں کیا جائے گا -

واشنگٹن ۳ جنوری - برازیل کا پہلا فوجی دستہ جنگ میں حصہ لینے کے لئے روانہ ہو گیا ہے -

پشاور ۳ جنوری - سشن جج نے پشاور کے ایک نوجوان کو سزائے موت دی ہے جس کے خلاف یہ الزام ہے کہ اس نے ایک شخص سے تین آنے لینے تھے - اس بات پر اس کا اس سے جھگڑا ہوا - اس نے اسے ہلاک کر دیا -

پشاور ۳ جنوری - پشاور میں سرکاری اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گورو گوبند سنگھ کے جنم دن کی تقریب اور محرم کے ایک ہی تاریخ میں واقع ہونے کے باعث بھی پر بھی لڑائی ہو گئی جس کے

نتیجہ میں تین اشخاص ہلاک ہو گئے - اور جائیداد کو کچھ نقصان پہنچا -

کابل ۴ جنوری - افغانستان گورنمنٹ نے پرمٹ کے بغیر افغانستان سے خشک پھلوں کی برآمد کممنوع قرار دے دی ہے -

لنڈن ۴ جنوری - ڈچ ایسٹ انڈیز اور سیلیبز کے جزیروں پر ہمارے ہوائی جہازوں نے حملہ کیا جس سے کئی جگہ آگ لگ گئی - نیو برٹن میں راس گلاسٹر میں ہماری فوجوں نے اپنے مورچے اور چوڑے کر لئے ہیں - شمالی بحرالکاہل میں امریکی ہوائی جہازوں نے ایک جزیرہ پر حملہ کیا - جو جاپان سے ساڑھے چھ سو میل شمال میں ہے - اس پر پہلے ستمبر میں بھی حملہ کیا گیا تھا -

ماسکو ۴ جنوری - روسی فوجیں اب اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ ان کے اور پولینڈ کی سرحد کے درمیان ایک تنگ سا راستہ رہ گیا ہے - اور ایک جگہ سے تو پولینڈ کی سرحد صرف آٹھ میل دور ہے - پولینڈ کی سرحد کے قریب کئی جگہ ریلوے لائن پر روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے - اس جگہ سے پولینڈ کی سرحد ۱۵ میل دور ہے اس مورچے پر جرمنوں میں افراتفری پڑ گئی ہے ان کے ہزاروں آدمی مارے گئے ہیں - جرمنوں کا بیان ہے کہ روسیوں نے سفید روس میں نیا حملہ کر دیا ہے - اب انہوں نے لینن گراڈ کو جانے والی ریلوے لائن کے ساتھ شمال کو حملہ بول دیا ہے -

لنڈن ۴ جنوری - اٹلی سے روانہ ہونے سے پہلے جنرل منٹگمری نے کہا کہ میں اپنے ساتھ آٹھویں فوج میں سے کچھ افسر بھی لئے جا رہا ہوں تاکہ جرمنوں پر جو حملہ ہم کرنے والے ہیں - اس میں ان افسروں کے تجربہ سے فائدہ اٹھایا جائے

لنڈن ۴ جنوری - جرمنی پر انگریزی ہوائی جہازوں کے پے در پے حملوں کا ایک مقصد یہ ہے کہ اس میں لڑنے کی ہمت نہ رہے - لیکن ایک اور مقصد بھی ہے اور وہ یہ کہ اس کی مقابلہ کرنے کی طاقت اس قدر کم کر دی جائے - اور اسے اتنا کچل دیا جائے کہ جب اس پر حملہ کیا جائے تو کم سے کم نقصان اٹھانا پڑے -

لنڈن ۴ جنوری - اٹلی میں جرمن آرٹونا کے قریب ایک پہاڑی کی چوٹی پر قبضہ کرنے کے لئے سخت کوشش کر رہے ہیں - دوسرے مورچہ پر برف باری کی وجہ سے لڑائی مدھم پڑی ہوئی ہے -

ماسکو ۴ جنوری - روسی گھوڑ سوار دستے پولینڈ کی سرحد کو عبور کر گئے ہیں - یہ وہی سرحد ہے جو ۱۹۳۹ء میں قائم تھی - مغربی یوکرائن کے متعلق سرکاری اطلاع ہے کہ اولیسک کے مقام پر روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے - جرمن پیدل فوج اور ٹینک بڑے زور سے جھونک رہے ہیں - مگر روسی فوجیں سیلاب کی طرح بڑھتی ہوئی انہیں شکست پر شکست دے رہی ہیں -

لنڈن ۴ جنوری - انگریزی بمبار جہازوں نے خود نقصان اٹھائے بغیر جرمنی پر پھر حملے کئے آج بھی بڑے بڑے دستے ہوائی جہازوں کے جرمنی کی طرف جاتے دیکھے گئے -

لنڈن ۴ جنوری - ایک اہم پہاڑی پر آٹھویں فوج نے قبضہ کر کے اپنی پوزیشن کو درست کر لیا ہے - ایک جنگی نامہ نگار نے خبر دی ہے - اٹلی میں موسم خوشگوار ہو رہا ہے - اور برف پگھل رہی ہے - اس وجہ سے ہوائی جہاز زیادہ سرگرمی دکھا رہے ہیں - اٹلی میں ایک سامان جنگ تیار کرنے والی فیکٹری پر ہوائی جہازوں سے حملہ کیا گیا - اور یہ تیسرا حملہ ہے جو اس پر کیا گیا -

واشنگٹن ۴ جنوری - جنوبی بحرالکاہل میں نیو گنی کے کنارے جو اتحادی فوجیں اتری تھیں - وہ اور آگے بڑھ گئی ہیں - امریکی فوج جو سائیڈور میں اتری تھی اس نے ایک اور مقام پر قبضہ کر لیا ہے - آسٹریلوی فوجیں دوسری طرف سے آگے بڑھتی آ رہی ہیں - امریکی فوجیں اراوے کے مقام پر دشمن سے لڑ رہی ہیں - دشمن کے تنیس

جہاز تباہ کئے گئے - دو جاپانی کروزر بھی ٹھکانے لگائے گئے - ربال کی چھاؤنی پر حملہ کر کے ۱۸ جہاز تباہ کر دیئے گئے گسماٹا کی چھاؤنی پر حملہ کیا گیا -

حیدرآباد سندھ ۳ جنوری - آج پولیس نے کپڑے کی چند دوکانوں پر چھاپے مارے اور جن دوکانوں میں بے مہر کپڑا ملا - اس پر مہریں لگا دیں -

کانپور ۳ جنوری - کانپور میں بے مہر کپڑے کی فروخت بالکل بند ہو گئی ہے - سپلائی افسر نے بتایا کہ اگر ۸ جنوری تک تاجروں نے اپنے ذخیروں کے متعلق اطلاع بہم نہ پہنچائی - تو حکام ان کے خلاف سخت اقدام کرنے سے دریغ نہ کریں گے -

لاہور ۳ جنوری - حکومت پنجاب کے ایک تازہ اعلان کے پیش نظر کئی دکانداروں نے کپڑے کے ذخیرے چھپانے شروع کر دیئے ہیں - ان کا خیال ہے کہ اعلان میں یہ جو رعایت دی گئی ہے کہ جن دکانداروں کے پاس دو ہزار روپے کی مالیت کا یا اس سے کم مالیت کا کپڑا ہے - وہ اس آرڈیننس سے مستثنیٰ ہیں - اس کی رو سے دوکان میں ۲ ہزار روپیہ سے کم مالیت کا مال رکھ کر وہ بغیر مہر لگوائے اپنا کاروبار جاری رکھ سکتے ہیں -

کلکتہ ۳ جنوری - وزیر حفظان صحت بنگال نے تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے بتایا کہ افسوس ہے کہ قحط کے خاتمے کے ساتھ ہی بیماریاں شروع ہو گئی ہیں - حکومت نے امراض پر قابو پانے کیلئے ۸۰ لاکھ روپیہ وقف کر دیا ہے - بجٹ کی جو رقم صحت عامہ کے متعلق رکھی گئی تھی یہ اس کے علاوہ ہے -